

مولانا مفتی محمود کی وفات کا ہمہ گیر نامہ

سینکڑوں تعزیتی خطوط میں سے
چند کے اقتباسات

مکہ مکرمہ | حضرت محسن مفتی اعظمؒ کی موت کی خبر سن کر آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نور کے سوا کچھ سمجھائی نہیں دے رہا۔ اس سیاہ دل کو سو بار سمجھا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے۔ مگر یہ صبر نہیں کرتا۔ اب میں نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔

میرے سردار! میں نے اس سے کہا ہے کہ "اے دل رو اس حبیب محسن کے غم میں جو بچھڑ گیا۔ اور جسکی ملاقات کی اس وقت تک توقع نہیں جب تک آسمان کی چھت میں ستارے چمکتے رہیں گے۔ اور یہ کہتا ہے
ہے اسعدی بتعالیٰ ما البینک آخر ورفقا بان ہل خیالک زائر
(اے حبیب چلے آئیے۔ کیا تیرے فراق کی کوئی انتہا بھی ہے۔ اور گرفتار محبت کے حال پر رحم کیجئے۔ کیا اب کبھی تیری خیالی صورت کی زیارت بھی ہوگی۔؟)

میرے سردار! مجھے معاف فرمنا۔ میں کیا کروں؟ میرے بس میں نہیں۔ اور دنیا کا یہ پرانا طریقہ ہے کہ غم اسی کے سامنے بیان کیا جاتا ہے جو غم گسار ہو۔

حضرت مفتی صاحبؒ کی موت اسلام، مسلک دیوبند، مسلمانان پاکستان اور جمعیت علماء اسلام کے لئے خصوصاً ناقابل تلافی نقصان ہے۔

اے اللہ! ہمارے حال پر رحم فرما کہ ہمیں بہتر بدل عطا فرما۔ آمین
مجھے سیاہ کار کی کم قسمتی کی بات ہے کہ ایک لمبی مدت کے بعد عربیہ تحریر کرنے کی سعادت پارہا ہوں۔
اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

نور محمد غفاری۔ ص۔ ب۔ ۲۴۰۶

مکہ المکرمہ۔ المملكة العربیة السعودیہ

مقتانی لینڈ | بی بی سی کی خبروں میں مولانا مفتی محمود کی وفات کی ناگہانی خبر سن کر انتہائی صدمہ ہوا۔ انا اللہ انا
مفتی صاحب کی وفات سے پاکستانی عوام کو جو صدمہ پہنچا اسکی تلافی اللہ ہی کر سکتا ہے۔ تعزیت کے عمل مستحق
ہم ہیں۔

حال من در ہجر حضرت کمتر از یعقوب نیست او پسر گم کردہ بود و من پدر گم کردہ ایم
ہمارے ہاں تمام مقامی مساجد میں مفتی صاحب کی مغفرت کیلئے دعائیں مانگی گئیں۔
مولانا خلیل اللہ - مقتانی لینڈ

ہانگ کانگ | خط لکھ چکا تھا کہ اخبار دیکھا جس میں مفتی صاحب کی وفات کا پڑھ کر افسوس ہوا۔ یہ دنیا اچھے
لوگوں سے خالی ہو رہی۔ مولانا صاحب کی خدمات کا خباہت سے جس سے خداوند کریم آپ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے
میری طرف سے حضرت شیخ الحدیث سے بھی انہار غم کر دینا۔ ہمیں ہانی افسوس ہے اور ہم سب اس غم میں آپ کے
ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

محمد سکین - ہانگ کانگ

بنگلہ دیش | ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ یہ المناک اور نہایت درد انگیز اطلاع ملی۔ اتنا صدمہ ہوا
کہ زبان اظہار پر قادر نہیں۔ بس اتنا ہے کہ

مرا درویشیت اندر دل اگر گویم زبان سوزد اگر دم در کشتم ترسم کہ مغز استخوان سوزد
اس مجاہد کبیر کے انتقال سے بس آخری امید بھی ختم ہو گئی خدا جانے کہ برصغیر اور عالم اسلام کے مستقبل میں کیا ہونے
والا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کے انتقال کی خبر شائع ہوتے ہی پورے بنگلہ دیش میں عموماً اور سلہٹ میں خصوصاً
ایک اندھیرا چھا گیا۔ بس ہر شخص کی زبان سے آہ و بکا جاری تھی۔ مدارس، مساجد اور دوسرے دینی حلقوں کی طرف سے
ختم قرآن کریم وغیرہ کے ذریعہ ایصالِ ثواب کیا گیا۔ یہاں جمعیت العلماء اسلام کے زیرِ اہتمام ایک عظیم تعزیتی جلسہ جامعہ
مدنیہ میں ہوا۔ حضرت مفتی صاحب سے گزشتہ مارچ دیوبند کے صد سالہ اجتماع کے موقع پر دیوبند مافی منزل
میں ملاقات ہوئی تھی۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ سے بھی دیر تک گفتگو ہوئی جو حضرت مفتی صاحب کے ساتھ
ایک ہی حجرہ میں فرکوش تھے۔ لیکن حرمانِ نصیبی تھی کہ باوجود کوشش کے آپ کے ساتھ ملاقات نہ ہو سکی۔ حضرت
مفتی صاحب کی دیرینہ تمنا تھی کہ فضلاء دیوبند کا ایسا ہی ایک اجتماع پاکستان اور ایک بنگلہ دیش میں بھی منعقد ہو
تاکہ فرق باطلہ کے سامنے علماء حقانی کی صداقت و حقانیت کھل کر ظاہر ہو جائے۔ اسی سبب من حی عن بیئہ۔ الآیۃ

اس مقصد کو کامیاب کرنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے کہ نہیں؟ میرے خیال میں اگر آپ خود بنفس نفیس یہ ذمہ داری قبول فرمائیں تو کام ہو سکتا ہے۔ حضرت بقیۃ السلف شیخ الحدیث دامت برکاتہم کو اللہ تعالیٰ تادیر سلامت رکھے۔
مولانا حبیب الرحمان ہستم جامعہ مدینہ قاصنی بازار سہت۔

بھارت | ان کی مجاہدانہ زندگی، ان کا زہد و تقویٰ، ان کی حق گوئی و بیباکی ان کا علم و کمال آئینہ نسلوں کے لئے منبع فیض بنا رہے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مدارج عطا فرماوے اور ان کے صاحبزادے و جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(حضرت مولانا) محمد اسعد مدنی صدر جمعیتہ العلماء ہند۔ دہلی۔

— افسوس ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمود کے انتقال سے علماء پاکستان کی بزمِ علم و عمل کی ایک اور شمع فروزاں گل ہو گئی۔ اس سال کا یہ تیسرا حادثہ ہے جس سے جماعت حقہ دیوبندیہ کو دو چار ہونا پڑا۔ حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی اور حضرت مولانا غلام اللہ خان کے زخم ابھی تازہ ہی تھے کہ ایک اور نشرِ سینہ پر آرگا۔ تینوں سے جشنِ صدر سالہ کے موقع پر نہ صرف شرفِ ملاقات حاصل ہوا تھا۔ بلکہ بہت سے علمی و اسلامی و جماعتی موضوعات پر تبادلہ خیالات کا بھی موقع ملا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان تینوں کو اپنے دامنِ رحمت و مغفرت میں جگہ دے۔
اب نگاہیں پرانے بزرگوں میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب مظلۃ العالی پر پڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہٴ اسلام کے سروں پر تادیر قائم رکھے اور ان کے علوم و معارف سے تشنگانِ علم کو سیراب ہونے کا زیادہ سے زیادہ موقع دے۔

حضرت مولانا محمد محمود صاحب کے حادثہ پر یہاں کے اہل علم نے شدید تاثرات غم کا اظہار فرمایا ہے۔ میں نے بھی کچھ لکھا تھا۔ الجمعیتہ دہلی کا تراشہ ملفوف ہے۔ جریدہ فریدہ الحق مل رہا ہے۔ حضرت مولانا مظلۃ کی خدمت میں سلام عرض کریں۔

قاصنی زین العابدین سجاد میرٹھی
سابق مدیر الحرم۔ رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند

ہالینڈ | مولانا مفتی محمود کی وفات کی خبر سے ہمیں دلی دکھ پہنچا۔ یہاں بھی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی۔ لندن سے اخبار وطن شائع ہوتا ہے۔ اس میں بھی یہ افسوسناک خبر لکھی ہوئی تھی۔ خداوندِ کریم ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرماوے۔

حفظ الرحمان۔ زمین ہیگ۔ ہالینڈ

اکابر جمعیتہ العلماء اسلام | قائد محترم حضرت مولانا مفتی محمود قدس سرہ العزیز کی اچانک وفات ایک ایسا قومی، دینی اور جماعتی صدمہ ہے جس کے کم و کیف کو الفاظ کے دامن میں سمیٹا نہیں جاسکتا، ان کی وفات ایسے وقت میں ہوئی ہے جبکہ ملک، قوم اور جماعت کے لئے ان کے مدبرانہ قیادت کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی تھی۔ مگر احکم الحاکمین کی حکمت و مصلحت سب سے بالا ہے اور ان کے ہر فیصلہ کے سامنے صبر و رضا کے ساتھ تسلیم خم کر دینا ہی عبدیت کا تقاضہ ہے۔

دین، ملک، قوم اور جماعت کے لئے قائد مرحوم کی پُر خلوص اور مسلسل جدوجہد، ایثار و قربانی اور عزیمت و استقامت کی روشن روایات ایک کھلی کتاب کی طرح سب کے سامنے ہیں۔ اور مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ ان کے شن اور روایات کو زندہ رکھا جائے اور جن دینی و قومی مقاصد کے لئے مرحوم نے زندگی بھر شبانہ روز جدوجہد کی ان کی تکمیل کے لئے باہمی رابطہ، نظم و ضبط اور قوتِ کار کو مضبوط و مستحکم بنایا جائے۔

ہم قائد مرحوم کی اچانک جدائی کے غم میں آپ کے اور آپ کے حلقہ کے دیگر جماعتی رفقاء کے ساتھ شریک ہیں اور سب دوستوں کو تلقین کرتے ہیں کہ صبر و حوصلہ کی اسلامی روایات و احکام کے مطابق اس المناک ترین قومی و جماعتی سانحہ و صدمہ کو برداشت کریں اور مرحوم کو ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کی محافل کا انعقاد کر کے اس موقع پر قائد کے شن کو زندہ رکھنے اور دینی، قومی و جماعتی مقاصد کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کا عزم کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔ والسلام

منیاب: شہر کار غم ۱۔ مولانا محمد عبداللہ درخواستی امیر نظام العلماء پاکستان

۲۔ مولانا عبید اللہ النور امیر نظام العلماء پنجاب

۳۔ مولانا محمد شاہ امرولی امیر نظام العلماء سندھ

۴۔ مولانا محمد ایوب جان بنوری امیر نظام العلماء سرحد

۵۔ مولانا عبدالواحد امیر نظام العلماء بلوچستان

۶۔ مولانا زاہد الرشیدی مرکزی ناظم دفتر نظام العلماء

آہ مفتی محمود صاحب اللہ کو پیار سے ہو گئے انکی جگہ آپ نے ہی دین کا کام کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا

حافظ و ناصر ہو۔

قاری محمد امین۔ محلہ درگشتاپی۔ راولپنڈی

حضرت: نس صاحب کی شخصیت وہ واحد شخصیت ہے جس نے دنیا میں مولوی کا مقام منوایا اور دنیا کے پرانے اور معمر سیاستدان، شاطر ذہین چالاک اور عیار بھی آپ سے شکست کھا گئے فرحمة اللہ رحمۃ واسعة آپ کی یاد میں نجم الدارس پندرہویں صدی کے آغاز میں ایک دارالطالعہ کے اجراء کا بھی ارادہ رکھتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کے سانحہ ارتحال کے موقع پر آپ عبدالحل تشریف لائے تھے میں ڈیرہ شہر کے جنازہ میں شریک ہو کر

مجموری

(متفرق)

۔ مفتی صاحب کی وفات پر دعائے مغفرت کرتا ہوں۔ اللہ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

محترم احمد - ہری چند چارسدہ

۔ اس سال بہت ممتاز عالم دین ہم سے جدا ہو گئے ان کا نام سامنے آتے ہیں تو نہ جانے کیا حال ہو جاتا ہے۔ مفتی محمود صاحب کے جانے کے بعد محسوس کرتا ہوں کہ میرا گھر بھی اجڑ گیا ہے۔ میرے والد اور والدہ ہم سے رخصت ہو گئے ہیں۔ معاف کر دیں دل کا بوجھ ہلکا کرنے کیلئے آپ کا وقت ضائع نہ رہا ہوں۔

پروپرائٹر الرشید ہیر ڈریسر - کراچی

۔ ہم تمام مدرسین و مہتمم دارالعلوم عربیہ گجرات اس غم میں آپ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اللہ کریم ان کی ذات بابرکات کو مغفرت تام نصیب فرماوے اور ان کو جنات عدن میں جگہ دے اور تحریک جمعیت کو آپ اور ان جیسے مخلص اور باعزت و باجرات قائدین نصیب فرماوے۔ راقم الحروف نے جوش عشق و محبت فراق محبوب پر چند اشعار لکھے ہیں۔ اگر شائع کر دیں تو کرم ہوگا۔

مولانا عبدالودود فاضل حقانیہ دارالعلوم عربیہ گجرات

انجن محبان صحابہ کے تقریری اجلاس میں حضرت مفتی صاحب کی عظیم خدمات کو سراہتے ہوئے حکومت سرحد سے مطالبہ کیا گیا کہ گول یونیورسٹی کا نام مفتی صاحب کی خدمات کے پیش نظر مفتی محمود یونیورسٹی رکھا جائے جیسا کہ ملتان یونیورسٹی کا نام تبدیل کر کے ممتاز روحانی بزرگ کے نام پر حضرت بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی رکھا گیا ہے۔

صدر انجن محبان صحابہ ڈیرہ اسماعیل خان

— شاید میری طرح یا مجھ سے بڑھ کر حضرت مفتی صاحب کے عقیدہ مند موجود ہوں۔ لیکن دو تین روز اخبار میں اس کا ذکر جب نظروں میں آتا تو بے اختیار آنسو شروع ہو جاتے۔ تاریخ کے اس نازک موڑ پر دنیا کے مسلمانوں اور خاص کر پاکستانی عوام کو مفتی صاحب کی جتنی ضرورت آج بھی ہے شاید پہلے کہیں نہ ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ بہتر جانتا اس کی رضا پر ہمیں صبر اور ان کا صحیح جانشین نصیب ہو۔

محمد منیب - کمال خیل - ضلع کوہاٹ

— دارالعلوم رحمانیہ کے تعزیتی اجلاس میں ایصالِ ثواب کیا گیا۔ صدر محترم مولانا عبدالستعان حضرت کی سیاسی، مذہبی و ملی خدمات کو سراہا حضرت اس گروہ میں تھے جنہوں نے خدا کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو آخر دم تک نبھایا انہوں نے آخر دم تک اسلام کی چوکیا رسی و نگہبانی کا فریضہ ادا کیا۔ سید گل بادشاہ جمعیتہ طلبہ عربیہ دارالعلوم رحمانیہ درگئی ملاکنڈ۔

— مدرسہ احیاء العلوم منڈی ماموں کا نجن ضلع فیصل آباد کے تعزیتی اجلاس میں مہتمم حافظ حسام الدین نے حضرت کی وفات پر گہرے غم و رنج کا اظہار کیا۔ قاری الہی بخش ساجد مدرسہ شعبہ تجوید کی نگہبانی میں ختم قرآن پاک بھی کیا گیا۔ مہتمم مدرسہ احیاء العلوم ماموں کا نجن۔

— تنظیم سواد اعظم اہل سنت والجماعۃ علاقہ پکھل کے تعزیتی اجلاس میں مفتی اعظم کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور صمیم قلب سے مغفور کے رفع درجات کی دعائیں کی گئیں۔ ایک قرار داد میں صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا گیا، جنہوں نے تمام مصروفیات چھوڑ کر جنازہ میں شرکت کی اور صدر محترم سے اپیل کی گئی کہ مفتی صاحب جیسے عظیم مذہبی اور سیاسی رہنما کے یوم وفات کو آئندہ سرکاری تعطیل کا دن قرار دیا جائے۔

محمد عبدالصبور سکھر ناظم نشر و اشاعت

— تنظیم اہل سنت والجماعۃ میر پور خاص کے تعزیتی اجلاس میں حضرت مفتی صاحب کی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی اور مقررین نے کہا کہ اسلام کے عادلانہ نظام کی ترویج نظام ہائے باطل کی تردید، فرنگی تہذیب کے قلع قمع اعلا کلمۃ الحق کے مقدس فریضہ ملی سالمیت کے تحفظ جیسی خدمات سہمہ بحالی جمہوریت اور تحریک ختم نبوت خصوصاً تحریک نظام مصطفیٰ تو اس کے شاہد عدل ہیں۔

مولانا فیض اللہ صدر تنظیم حقوق اہل سنت والجماعۃ میر پور خاص سندھ

۔ علمی و سیاسی دنیا کے عظیم منگہ و قائد حضرت مولانا مفتی محمود کی رحلت ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناقابل تلافی سانحہ ہے۔ مرحوم علمی میدان کے روشن بینارہ تھے۔ دینی مسئلہ پر بحث شروع کر دیتے تو بڑے بڑے عالم ان کے علمی رموز پر انگشت بدندان رہ جاتے۔ اور جب ملک میں کوئی بڑا سیاسی بحران اور کشمکش پیدا ہوتی تو ان مواقع پر حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنے تدبیر اور فراست کا وہ ثبوت دیا کہ بڑے بڑے تجربہ کار اور عمر رسیدہ سیاسی لیڈر بھی ان کے تدبیر اور قیادت کے قائل ہو کر ان کی سیادت میں شکل گھڑی سے نکلنے کی کوشش کرتے۔ وہ جس رائے کو حق سمجھ کر اس پر ڈٹ جاتے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو اپنے موقف سے نہ ہٹا سکتی۔ اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ احادیث بنویہ کی تدریس اور علوم دینیہ کی اشاعت کے ساتھ مملکتِ خداداد میں صحیح اور مکمل نظامِ مصطفیٰ رائج کرنے کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ اور اس راہ میں جو مصائب اور مشکلات پیش آئیں، انتہائی استقامت اور خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے۔ مفکرانہ و مدبرانہ اور دلائل سے بھرپور بحث کرتے، ان کی قائدانہ صلاحیتوں اور شاندار علمی و سیاسی زندگی ہی کی وجہ سے پورے ملک اور بیرون ملک کے مسلمان اور لیڈران کی وفات کے بعد ان کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔

مولانا حافظ انوار الحق۔ مدرس۔ دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خشک

۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی اچانک رحلت کی وجہ سے جو غلا پیدا ہوا ہے وہ پر ہونا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ار رحمت میں جگہ دے۔

حافظ عبدالقیوم صابر، مولانا عبدالحمید شاہ کچھناتی
حافظ عبدالصمد صابر، مولانا غلام محمد صدر مدرس
جامعہ اشاعت القرآن، کروڑ پکا۔

۔ مفتی اعظم ہم سب کو غمگسار اور روتا چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے اس دار فانی سے کوچ کر گئے وہ ایسی خلاء چھوڑ گئے جو کبھی پر نہ ہو گی۔

طالب حسین ظفر چک ۲۱۳ تحصیل سمندری

۔ عمران اکیڈمی نے مفتی صاحبؒ کے مغضل حالات زندگی مرتب کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ بحمد اللہ کافی تیزی سے ہو رہا ہے۔ اگر آپ نے حضرت موصوف کے ساتھ کچھ وقت گزارا ہو تو اس دوران کے کارنامے نمایاں سے مطلع فرمائیں۔
سیف اللہ اکرم، عمران اکیڈمی، سلم آباد، شمال مار ٹاؤن، لاہور

باقی رہے